

دینی مدارس کا نصاب تعلیم چند تجاویز

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری -
(ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان)

① ایک اچھا نصاب تعلیم جس میں حقیقی اسلامی علوم اور عصری دینی ضروریات کا لحاظ رکھا گیا ہو اور جسے مخلص و ذی استعداد اساتذہ پڑھانے والے ہوں، اسی نظام اور نصاب سے اچھے اور معیاری افراد تیار ہونے کی توقع کی جاسکتی ہے اس حوالے سے دینی اور عصری مدارس کے نصاب ہائے تعلیم کا ہمیشہ اصلاحی و تنقیدی جائزہ لیتے رہنا ضروری ہے اگر باب مدارس نے اس ضرورت کا کم و بیش لحاظ رکھا ہے تاہم مزید اصلاحات کی گنجائش ہے۔ ② نصاب تعلیم کی تعیین یا اس میں تبدیلی کا مدارس ان اہداف و مقاصد پر ہے جو ہم تعلیم سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہم نظریہ پاکستان کے مطابق اسلام کے عادلانہ سماجی و معاشی نظام کا نفاذ اور پاکیزہ روحانی زندگی چاہتے ہیں تو اس کے لیے ضروری ہے کہ ہمارے نصاب تعلیم کے اصل مآخذ قرآن و سنت اور فقہ اسلامی ہوں۔ شریعت اسلامیہ میں جدید علوم کی تحصیل سائنس اور سماجی علوم کے مطالعہ پر کوئی قدغن نہیں تاہم نصاب کی تعیین گہرے غور و فکر اور اہل علم و فضل کی اجتماعی شوریٰ کے بعد کی جانی چاہیے۔ مقاصد، اہداف اور ضروریات کی تعیین کے بعد نہ یہ ضروری ہے کہ ماضی کی تمام کتابیں رکھی جائیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ سب کو بلاوجہ خارج کر دیا جائے ہاں یہ ملحوظ ہے کہ اسلاف امت، تحقیق مطالعہ، تعمق و تبحر اور وسعت نظر میں ہم سے بہت بلند تھے اس لیے دور حاضر کے مصنفین کے مقابلہ میں ان کی تالیفات قابل ترجیح ہیں۔ ③ مدارس دیدہ کا نصاب تعلیم جامد اور غیر متبدل نہیں حالات کے مطابق اس میں تبدیلیاں ہوتی رہیں ان کا سلسلہ اب بھی جاری ہے لیکن اگر باب مدارس نے یہ تبدیلیاں کسی خارجی محرک یا دباؤ کے باعث نہیں کیں بلکہ خالصتاً اپنے اہداف و مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے کیں اور آئندہ بھی ان سے یہی توقع رکھنی چاہیے۔ ④ دینی مدارس میں تفسیر وحدیث، فقہ و اصول فقہ اور عربی داب کے مضامین خاص اہمیت سے پڑھائے جاتے ہیں اس سلسلہ میں بہتری کے لیے اجمالی تجاویز درج ذیل ہیں۔

(الف) قرآن مجید اصل الاصول اور امت مسلمہ کا دستور العمل ہے قرآن فہمی کا ذوق پیدا کرنے کے لیے اس کے ترجمہ و تفسیر پر خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ تفسیر جلالین اور بیضاوی شریف کی صرف زیارت کافی نہیں، طلبہ میں قرآن کریم کی سیرت سازی اور داعیانہ پہلو کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔

(ب) حدیث شریفہ کی تعلیم میں محض روایت حدیث اور بیان منہاج کا کافی نہیں بلکہ طلبہ میں ایسی صلاحیت کا

پیدا کرنا ضروری ہے جس کے ذریعہ سے وہ حدیث شریف میں مذکورہ ہدایات و تعلیمات کا انطباق عصر حاضر کی ضروریات پر کر سکیں، اس کے لیے سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت خلفاء راشدین کا مطالعہ ضروری ہے۔

(ج) دینی مدارس میں فقہ یا اسلامی قانون بڑی اہمیت سے پڑھایا جاتا ہے مگر یہ حقیقت ہے کہ حالات اور زمان و مکان کے ظروف بدل جانے سے بہت سے مسائل ایسے پیدا ہو گئے جن کا واضح حل فقہ کی قدیم کتب میں موجود نہیں، اس کے لیے طلبہ کو ائمہ مجتہدین کے طریق استنباط کے علاوہ عصری مسائل کے حل کے لیے قرآن و سنت سے رہنمائی کا طریقہ سکھانے کی ضرورت ہے۔

(د) عربی ادب اور اس کے متعلقہ فنون مثلاً نحو و صرف اور علم بلاغت وغیرہ مدارس میں اہمیت کے ساتھ پڑھائے جاتے ہیں مگر انہیں پڑھ کر طلبہ میں تحریر یا تقریر کی وہ صلاحیتیں پیدا نہیں ہوتی جو قارئین یا سامعین کو عقلی و منطقی طور پر مطمئن کر سکیں۔ اس سلسلہ میں عربی کے قدیم اثاثے سے استفادہ کے علاوہ اردو زبان و ادب کے صاف ستھرے لٹریچر کا مطالعہ ضروری ہے جو اساتذہ کرام کی نگرانی میں کرایا جائے۔ نیز فضلاء مدارس کو انگریزی پر کم از کم دسترس ضروری ہونی چاہیے کہ وہ عام انگریزی میں لکھی ہوئی کتاب بآسانی پڑھ سکیں اور اسے سمجھ کر اپنی زبان میں مطلب بیان کر سکیں۔

(ه) جدید سائنسی علوم خاص طور پر حیاتیات (بیالوجی) طبیعیات (فزکس) کیمیا (کیمسٹری) اور فلکیات کے بارے میں دینی مدارس کے طلبہ کا مطالعہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ مدارس دینیہ کے طلبہ کا ان سے بقدر ضرورت باخبر ہونا ضروری ہے۔ اس سے ایمان میں پختگی اور کائنات پر غور و فکر اور جستجو کی صلاحیتیں ابھرتی ہیں۔

وفیات

۱۹ رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ کو وفاق المدارس کی مجلس عاملہ کے رکن اور دارالعلوم کبیر والا کے مہتمم شیخ الحدیث حضرت مولانا انور صاحب رحمہ اللہ انتقال فرما گئے، مولانا کچھ عرصے سے علیل تھے، وہ کئی خوبیوں کے مالک تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں انتظامی صلاحیتوں سے بھی خوب نوازا تھا، انھوں نے اپنے دورِ اہتمام میں دارالعلوم کبیر والا کے معیارِ تعلیم کو بلند کیا، اس کے شعبوں کو فعال کیا اور تادم وفات اس کی ترقی کے لیے کوشاں رہے، وہ وفاق المدارس کی مجلس عاملہ کے اجلاسوں میں بھی بھرپور شرکت کرتے تھے، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

۲۹ رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ کو فیصل آباد کے مفتی شہر، حضرت مولانا مفتی ضیاء الحق صاحب بھی اللہ کو پیارے ہو گئے، وہ درہل عزیز شخصیت تھے، شہر کے علماء اور عوام دونوں میں انھیں قد و عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا، وہ فیصل آباد کی مرکزی جامع مسجد کے خلیفہ بھی تھے اور تبلیغی جماعت کے ساتھ بھی ان کے اسفار کا سلسلہ چلتا رہتا تھا، اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کے درجات بلند فرمائے، ان کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔